امام ابن تیمیہ کا فلسفہ (۱) اقتصادیات حکومت کے حوالے سے جو تصور دیتا ہے وہ سلطانِ وقت کو لکھے ہوئے ایک خط کے اقتباس سے ظاہر ہے - انہوں نے سلطان کو ترغیب دلائی کہ وہ بھوک کے خلاف لڑیں - لوگوں کی بنیادی ضروریات پوری کریں - کپڑے پیسے لوگوں کی مدد کریں - مصیبت زدہ لوگوں کی فریادیں سنیں - اور نیکی کے احکام دیں اور بدی کا سدِ باب کریں، کیونکہ یہ چیزیں امام کے نزدیک انصاف اور نیکی کی زندگی کے ستون ہیں - (ص ۶۵)

امام کے فتاویٰ کے وسیع ذخیرے میں سے اقتصادی مسائل کی بعض ایسی صورتیں سامنے لائی گئی ہیں کہ جو اس بات کی گواہ ہیں کہ امام کے نزدیک اجتہاد گہرے علم اور تحقیقِ احوال کے بل بوتے پر شریعت کے جوہر کو نئے حالات میں محفوظ کرنے کا کام تھا - آج کل تو اجتہاد دانشوروں کا ایک انڈور گیم بن گیا ہے - امام کی مثالیں ہمارے موجودہ حالات و مسائل پر بھی چسپاں ہوتی ہیں اور بڑی وسیع رہنمائی ملتی ہے - واضح رہے کہ شرک و بدعات کی طرح سُود اور بیوعِ فاسدہ وغیرہ کے بارے میں امام کا نظریہ بڑا سخت ہے - زمانے کے فتنے اور حادثات ان کے اعصاب کو ڈھیلا کرنے کے بجائے کسنے کا باعث ہوئے -

جو کچھ میرے نوٹس تھے اور جو کچھ لکھنے کو جی چاہتا تھا اس کی گنجائش نہیں - مختصر یہ کہ اساتذہ و طلبا نے اقتصادیات و مصنفین و محققین کو یہ کتاب ضرور حاصل کرنی چاہیے -

---

رُوس کے مسلمان | از جناب ثروت صولت - بہ اہتمام ادارہ معارف اسلامی کراچی -

ناشر: مکتبہ تعمیر انسانیت اردو بازار، لاہور ۲ - مجلد ۲۸۶ صفحات، قیمت -/۳۹ روپے

یہ کتاب کا دوسرا حصہ ہے جس کی نوعیت تاریخ کی ہے - ثروت صولت صاحب تاریخ کا خاص ذوق رکھنے کے ساتھ ترکی اور فارسی اور بعض دیگر زبانوں کو جانتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کے لئے دل دردمند رکھتے ہیں - اس لئے روسی مسلمانوں کے متعلق ان کی لکھی ہوئی کتاب کی بڑی اہمیت ہے -

تعلیم، آزادی اور جمہوریت اور انسانی حقوق، انسانیت دوستی، عقلیت اور رواداری کے اس دور میں جتنے زیادہ مظالم ہوتے ہیں اور خاص طور پر مسلمانوں کو جن بھاری تصادموں

اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے اور یہ سلسلہ اب بھی جگہ جگہ جاری ہے اور عالمگیر سٹیج پر اس کا ایک بڑا ہولناک نمونہ افغانستان پر روسی چڑھائی اور انسان کشی ہے۔ اس کے پیش نظر منور حسن صاحب (ابتدائیہ ص ۵) کے یہ الفاظ کتنے صحیح ہیں کہ "خوشنما لباسوں سے مزین جسم اور زندگی کی رعنائیوں سے بھرپور چہرے لیکن اندر بھیڑیے کا دل رکھنے والے انسانوں کا تسلط"۔

اسلام جب عبارت تھا نور کی لہروں سے اور بالعموم فضائے عالم میں تعصب کی رکاوٹیں اس کے لئے حائل نہ تھیں تو دریائے والگا اور کاما کے سنگم پر جو ترک پہلی صدی عیسوی سے آباد تھے ان میں اسلام چوتھی صدی ہجری میں پھیلنا شروع ہو گیا (ص ۱۹۸) قفقاز کے شمال میں بلغار کے نام سے روس میں پہلی اسلامی مملکت (۹۰۰ء کے بعد) قائم ہوئی۔ دلچسپ بات یہ کہ مسکو یا ماسکو بہت ہی گمنام اور معمولی ریاست تھی۔ شروع میں بڑی ریاست کیو (یوکرائن) کی ریاست تھی۔ ماسکو کے حکومتی شہر کی آبادی پانچ ہزار گھروں پر مشتمل تھی۔ پہلی بار ماسکو کا تذکرہ ۱۱۴۷ء میں سنا گیا (ص ۲۲۷) منگولوں کے پہلے ہی حملے میں یہ باجگذار بن گئی اور ڈیڑھ سو سال تک سرانگندہ رہی۔ لیکن پہلے زار شاہی نے اور پھر اسی نقشے پر کمیونسٹوں نے روسی سلطنت کی توسیع کی۔ ملاحظہ ہو سال وار توسیع کا نقشہ (ص ۲۰۷)۔ برصغیر میں اکبر کے اقتدار پہ آنے کے ساتھ روسی زار شاہی نے کریمیا اور قفقاز کے علاقوں کو چھوڑ کر پورے روس میں مسلمانوں کی حکومتیں ختم کر دیں (۲۰۷)

کمیونزم نئے فلسفے، نئے نعروں اور نئے انقلابی نقشے کے ساتھ جب اٹھا تو اچھے اچھوں کی ہستی گم ہو گئی۔ کوئی نئی امیدوں سے اور کوئی خوف سے مارا گیا۔ ہمارے نوجوان اس دور میں بہت مفتوح ہوئے جبکہ راقم ابھی بلوغ کو بھی نہ پہنچا تھا لیکن مجھے اولاً تو میرے دین نے بتا دیا کہ راہِ ہدایت سے بنے ہوئے نظام اور توڑ پھوڑ دکھاتے نظریے اور ظلم و جبر سے قائم ہونے والی ریاستیں بنیادی طور پر جھوٹ ہیں۔ پھر خود میں نے جب کارل مارکس اور کمیونسٹ پارٹی کی تاریخ اور روس کا پروپیگنڈہ لٹریچر پڑھا تو میری آنکھیں اور بھی کھلیں، یہاں تک کہ اب افغانستان کے سٹیج پر تو اپنے سامنے سوویٹ روس کا وہ خونخوارانہ کردار